83006-کیا بجلی اور ٹیلی فون بل کی ادائیگی سے قبل حج ادا کر سکتا ہے ؟

سوال

اگر حج سے قبل ٹیلی فون موبائل یا بجلی وغیرہ کا بل جاری ہو چکا ہو تو کیا حج سے قبل اس کی ادائیگی لازم ہے ؟

پسندیدہ جواب

انسان کو چاہیے کہ سفر پر جانے
چاہے سفر حج کا ہو یا کوئی اور سے قبل قرض کی ادائیگی کر دے ، یا پھر اتنی رقم
چھوڑ کر جائے جو اس کی ادائیگی کے لیے کافی ہو، حتی کہ وہ اس سے بری الذمہ ہو سکے ،
اور اللہ کے ہاں حقوق العباد میں سے کوئی مطالبہ نہ رہے .

رہا مقروض شخص کا حج کے لیے سفر کرنا
تو اس سلسلے میں گزارش ہے کہ قرض کی تین اقسام ہیں :

پہلی قسم :

قرض غیر مؤجل : اور اس قرض کی ادائیگی
کا وقت آ چکا ہو اور قرض خواہ قرض کی ادائیگی کا مطالبہ کرے ، تو اس قرض کی ادائیگی
واجب ہے حج وغیرہ کی بنا پر اس میں تاخیر کرنی جائز نہیں، کیونکہ یہ ادائیگی میں
ٹال مٹول کرنے میں شامل ہوتا ہے جو کہ حرام ہے .

اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کا فرمان ہے :

" ادائیگی کی استطاع رکھنے والے شخص
کا ادائیگی میں ٹال مٹول سے کام لینا ظلم ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2287) صحیح
مسلم حدیث نمبر (1564).

اور ایک دوسری روایت میں رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"قرض کی ادائیگی پر قادر شخص کا لیت
ولعل اور ٹال مٹول سے کام لینا اس کی عزت اور سزا حلال کر دیتا ہے"

سنن نسائی حدیث نمبر (4689) سنن
ابوداود حدیث نمبر (3628) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2427) علامہ البانی رحمہ
اللہ نے صحیح ابوداود میں اسے حسن قرار دیا ہے.

"لی الواجد "مطل الغنی کے معنی میں
ہی ہے: اور قرض کی ادائیگی کی استطاعت اور قدرت رکھنے والے شخص کا بغیر کسی عذر کے
ادائیگی میں ٹال مٹول اور لیت ولعل سے کام لینے کا نام ہے.

اس کی عزت حلال ہونے کا مقصد یہ ہے
کہ: قرض خواہ شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ فلاں شخص نے مجھ پر ظلم اور زیادتی کی ہے، اور
قرض ادا کرنے میں ٹال مٹول کر رہا ہے، اور سزا سے مراد اسے قید کرنا ہے.

اگر فرض کریں کہ اس قرض کی ادائیگی
سے حج کی عدم ادائیگی ہوتی ہو تو بھی اس قرض کو ادا کرنا واجب ہے، اور اس وقت حج
ترک کرنے میں کوئی گناہ نہیں؛ کیونکہ حج تو مالی اور بدنی استطاعت رکھنے والے پر
فرض ہوتا ہے.

دوسری قسم:

ایسا قرض جس میں قرض خواہ اجازت دے
اور تاخیر سے ادائیگی پر راضی ہو، اور مقروض شخص کو حج کرنے کی اجازت دیتے ہوں.

اس میں کوئی اشکال نہیں، لیکن پھر
بھی قرض کی ادائیگی افضل ہے تا کہ وہ اس سے بری الذمہ ہو سکے؛ کیونکہ اگرچہ قرض
خواہ مقروض شخص کو حج کی اجازت دے بھی دے تو پھر بھی وہ قرض مقروض کے ذمہ باقی رہتا
ہے اور وہ اس اجازت سے بری الذمہ نہیں ہو جاتا.

اسی لیے مقروض شخص کو کہا جائیگا کہ:
پہلے قرض ادا کرو، اور ادائیگی کے بعد اگر اتنی رقم باقی بچ جائے کہ آپ حج کر سکیں
تو آپ حج کر لیں وگرنہ آپ پر حج فرض نہیں.

اور اگر مقروض شخص جسے قرض کی
ادائیگی نے حج کی ادائیگی سے روک دیا تھا فوت ہو جائے تو وہ مکمل اسلام کی حالت میں
اپنے رب سے ملے گا، اس میں کوتاہی نہیں کیونکہ اس پر حج فرض ہی نہیں تھا.

لیکن اگر وہ حج کو قرض کی ادائیگی پر
مقدم کرتا ہوا حج کر کے قرض ادا کیے بغیر فوت ہو جاتا ہے تو خطرہ سے دوچار ہو سکتا
ہے، کیونکہ قرض ایک ایسی چیز ہے جو شہید کو بھی معاف نہیں ہوتا، باقی ہر چیز معاف
کر دی جاتی ہے، تو پھر شہید کے علاوہ کسی اور کی حالت کیا ہوگی ؟!

تیسری قسم :

دین مؤجل : یعنی وہ قرض جس کی ادائیگی
کا وقت حج کے موسم میں نہ ہو، تو اس مقروض شخص کو حج کی ادائیگی سے نہیں روکا
جائیگا، لیکن اگر اسے یہ علم ہو کہ حج کی ادائیگی سے اس کے قرض کی ادائیگی میں
رکاوٹ پیدا ہوگی، وہ اس طرح کہ یا تو قرض کی ادائیگی کا وقت نزدیک ہو، یا پھر اس
کی آمدنی کم ہو یا کوئی سبب تو اگر یہ شخص حج کی ادائیگی کرتا ہے تو یہ مفرط اور
کوتاہی کا شکار ہوگا، اور اپنے اوپر قرض کی ادائیگی میں کوتاہی کرنے والا سمجھا
جائیگا.

مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں
ہے :

حج کی شرائط میں استطاعت بھی شامل
ہے، اور استطاعت میں مالی استطاعت بھی آتی ہے، جس شخص پر قرض ہو اور اس سے قرض کی
ادائیگی کا مطالبہ بھی اس طرح ہو کہ قرض خواہ مقروض شخص کو حج کی ادائیگی سے منع
کریں، کہ وہ قرض ادا کیے بغیر حج نہیں کر سکتا، تو وہ شخص حج نہ کرے کیونکہ وہ صاحب
استطاعت نہیں.

اور اگر اس سے قرض کی ادائیگی کا
مطالبہ نہیں بلکہ ابھی قرض کی ادائیگی کا وقت نہیں آیا، اور قرض خواہ کی طرف سے یہ
معلوم ہو کہ وہ اسے اجازت دیتے ہیں، تو وہ حج کر سکتا ہے، اور اس شخص کا حج صحیح ہو
گا، اور اسی طرح اگر کسی مقروض شخص کے قرض کی ادائیگی کے وقت کی تحدید نہ ہو، بلکہ

جب چاہے قرض ادا کردے تو اس کے لیے بھی حج کرنا جائز ہے، اور ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ حج کرنا اس کے قرض کی ادائیگی میں میں بہتر ثابت ہو۔ انتہی.

واللہ اعلم.

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (46/11).

ظاہر یہی ہوتا ہے کہ بجلی اور ٹیلی فون وغیرہ کا بل بھی قرض مؤجل میں شامل ہوتا ہے، اس لیے کہ بل کی ادائیگی کی تاریخ مقرر ہوتی ہے، بعض اوقات تو ادائیگی کے لیے ایک ماہ کا وقت دیا جاتا ہے، چنانچہ اگر انسان حج کر کے واپس آ کر بل کی ادائیگی کرسکتا ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن اگر بل کی ادائیگی کی تاریخ حج سے واپس آنے سے قبل ختم ہو رہی ہو تو پھر پہلے اسے بل کی ادائیگی کرنی چاہیے، اور پھر اگر اس کے پاس اتنی رقم بچے کہ اس سے حج کرسکتا ہو تو الحمد للہ وہ حج کر لے، اور اگر اتنی رقم نہ رہے تو پھر حج کو موخر کردے حتی کہ اللہ تعالی اس کے لیے آسانی پیدا کردے.

واللہ اعلم.